بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کرپٹ لیڈر کرپٹ نظام

نجات کا راستہ: خلافت کا قیام

پاکستان کی سیاسی وفوجی قیادت میں موجود غداروں کے خلاف عوام کا غصہ شدت کی انتہاء کو پہنچ چکا ہے۔ ان کی معاشی صورتحال اس قدر خراب ہو چکی ہے کہ وہ بڑی مشکل سے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال رہے ہیں، جبکہ گیس، بجلی، صحت اور تعلیم کی سہولتیں اُن کی پہنچ سے باہر ہو چکی ہیں۔ دوسری طرف پاکستان کی خارجہ صورتحال اس مقام پر پہنچ چکی ہے کہ پوری دنیا کے سامنے ہماری بے عزتی کی جاتی ہے، امریکہ ایبٹ آباد اور سلالہ پر فوجی حملہ کر کے ہماری فوج کو ذلیل ورسوا کرتا ہے، جبکہ امریکہ کی نام نہاد 'دہشت گردی کے خلاف جنگ' کے نتیجے میں ہمیں سنگین جانی اور مالی نقصانات اٹھانا پڑ رہے ہیں۔ اور اگرچہ اللہ نے پاکستان کو بے پناہ قدرتی وسائل، طاقتور افواج اور غیور لوگوں سے نوازا ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتے ہیں، لیکن ان تمام تر نعمتوں کے باوجود جنرل کیانی، اس کے فرنٹ مین صدر زرداری اور ان کے حواریوں نے ہمارے ملک کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ﴾ "کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت کے بدلے ناشکری کی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں لا اتارا" (ابراھیم: 28)۔

اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ اگر یہی لیڈر اور نظام برقرار رہا تو یہ مسائل کبھی حل ہو پائیں گے۔ آنے والے انتخابات محض ایک ڈرامہ ہوں گے جس میں پرانے چہروں کے ساتھ ساتھ کچھ نئے چہرے متعارف کرائے جائیں گے، لیکن موجودہ جمہوری سرمایہ دارانہ نظام جو کہ اس ذلت اور بدحالی کی بنیادی وجہ ہے اپنی جگہ پر اسی مضبوطی سے قائم رہے گا۔ جمہوریت کی حقیقت یہی ہے کہ آمریت کی طرح یہ بھی بذاتِ خود کرپشن، بدحالی اور ذلت کو جنم دیتی ہے۔ کیونکہ آمریت کی طرح جمہوریت میں بھی قانون بنانے کا اختیار اللہ خالقِ کائنات کا نہیں بلکہ انسان کے ہاتھ میں ہے اور انسان جس چیز کو چاہے جائز یا ناجائز قرار دے سکتا ہے۔ لہٰذا وہ افراد، کہ جن کا مقصد محض اپنے ذاتی مفادات کو پورا کرنا ہے، اس بات کو جانتے ہیں کہ اگر وہ جمہوری نظام میں منتخب ہو گئے تو ان کے پاس یہ اختیار ہو گا کہ وہ ایسے قوانین بنائیں جن سے ان کے ذاتی مفادات پورے ہو سکیں۔ چنانچہ کرپٹ افراد انتخابات میں کروڑوں روپے کی "سرمایہ کاری" کر کے 'عوامی نمائندے' بنتے ہیں۔ ان کرپٹ لوگوں کے لیے یہ عقلمندانہ سرمایہ کاری ہے کیونکہ اس کے عوض میں زبردست "منافع" حاصل ہوتا ہے۔ پس جمہوریت میں اسمبلیوں کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ وہ عوام کے مفادات کی نگہبانی کریں بلکہ ان اسمبلیوں کے ذریعے کرپٹ لوگ اپنے اور اُن استعماری طاقتوں کے مفاد کا تحفظ کرتے ہیں جو ان کا چناؤ کرتی ہیں اور حکمرانی تک پہنچنے کے لیے ان کی تربیت کرتی ہیں۔

اور جمہوریت ہی استعماری طاقتوں کو ہمارے ممالک میں داخل ہونے کے لیے چور دروازہ مہیا کرتی ہے تاکہ وہ اپنے مفادات کا تحفظ کریں اور ہمارے مفادات کو نقصان پہنچا سکیں۔ چونکہ جمہوریت میں قانون سازی کا اختیار اسمبلیوں کے پاس ہوتا ہے لہٰذا استعماری طاقتیں ان اسمبلیوں کے ذریعے پورے نظام کو کنٹرول کرتی ہیں اور ملک اور اس کے وسائل کا استحصال کرتی ہیں۔ آمریت میں استعماری طاقتوں کو صرف ایک آمر اور اس کے چند ساتھیوں کو کنٹرول کرنا ہوتا ہے تاکہ ایسے قوانین اور پالیسیاں بنائی جائیں جو ان طاقتوں کے مفادات کو پورا کریں، جبکہ جمہوریت میں اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے استعماری طاقتیں چند سیاست دانوں کو خرید لیتی ہیں۔ یوں جمہوریت کے ذریعے استعماری پالیسیوں کو قانونی تحفظ فراہم ہو جاتا ہے چاہے ان کا تعلق ہماری معیشت سے ہو یا خارجہ پالیسی یا تعلیم یا کسی بھی اور مسئلے سے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے دیکھا کہ سترہویں آئینی ترمیم کا مقصد مسلمانوں کے خلاف جنگ میں امریکہ کے ساتھ اتحاد کو قانونی جواز فراہم کرنا تھا، اور N.R.O کا مقصد امریکی ایجنٹ حکمرانوں کو ان کے پچھلے گناہوں سے "پاک صاف" کرنا تھا کہ وہ دوبارہ اقتدار حاصل کر کے مزید جرائم سرانجام دے سکیں، جبکہ بیسویں ترمیم کا مقصد تمام پارٹی ممبران کو ان کی پارٹیوں میں موجود امریکی ایجنٹوں کی مسلسل حمایت کرتے رہنے پر مجبور کرنا تھا۔ استعمار کی خاطر کی جانے والی قانون سازی کی لمبی فہرست میں سے یہ محض چند مثالیں ہیں۔ یہ ہے وہ طریقہ جس کے ذریعے کیانی، زرداری اور ان کے ساتھیوں کا ٹولہ، ماضی میں، مسلسل اسلام اور مسلمانوں کے خلاف غداری کو قانونی لبادہ پہناتے رہے ہیں۔ اور جہاں تک مستقبل کی بات ہے تو اس جمہوری نظام میں شاید چند چہرے تو تبدیل ہو جائیں لیکن بدعنوانی اور کرپشن اسی طرح قائم ودائم رہے گی۔

اے پاکستان کے مسلمانو! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ)) "مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا" (بخاری)۔ اس جمہوری نظام میں ہزاروں بار بھی انتخابات کروا دیے جائیں پھر بھی آپ کی تذلیل اور ابتر صورتِ حال میں تبدیلی نہیں آئے گی، ایک ایسا نظام کہ جس میں منتخب حکمرانوں اور اسمبلیوں کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ ایسی اَن گنت پالیسیاں اور قوانین جاری کریں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات کی کھلم کھلا خلاف ورزی پر مبنی ہوں۔ ہمیں اس کرپٹ جمہوری نظام سے اسی طرح منہ موڑ لینا ہو گا جیسے ہم نے آمریت سے منہ موڑ لیا ہے کیونکہ جمہوریت بھی کرپٹ حکمرانوں اور کرپٹ قوانین کو جنم دینے کی ایک فیکٹری ہے۔ جمہوریت میں چند غدار، عوام کو اپنے اور اپنے استعماری آقاؤں کے مفادات اور خواہشات کا غلام بنا لیتے ہیں اور کتاب اللہ اور سنتِ رسول ﷺ کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں۔ جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسلام کے احکامات کو نافذ کرنے کی بجائے لوگوں کی خواہشات کی پیروی کرنے، سے خبردار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ﴾ "اور یہ کہ آپ ﷺ ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق ہی حکمرانی کریں اور ان کی خواہشات کی پیروی ہرگز نہ کیجئے گا۔ اور ان سے محتاط رہیں کہ کہیں یہ اللہ تعالیٰ کے نازل

کردہ بعض (احکامات) کے بارے میں آپ ﷺ کو فتنے میں نہ ڈال دیں'' (المائدہ: 49)۔

ہم اسی صورت میں خوشحالی اور تحفظ حاصل کر سکتے ہیں جب ہم جمہوریت کو ہمیشہ کے لیے خیر باد کہہ دیں اور اسلام کے نظامِ حکومت یعنی ''خلافت'' کے ذریعے اسلام کو مکمل طور پر نافذ کر دیں۔ کیونکہ صرف خلافت ہی اس چور دروازے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کرے گی جس کے ذریعے استعماری طاقتیں اور ان کے ایجنٹ ہمارے ملک اور ہمارے معاملات میں مداخلت کرتے ہیں کیونکہ خلافت میں آئین اور قوانین صرف اور صرف قرآن اور سنت رسول ﷺ سے اخذ کیے جاتے ہیں۔ اور خلافت میں مجلسِ امت میں موجود منتخب مرد اور خواتین کو قانون سازی کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہوتا بلکہ ان کی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ اسلام کی بنیاد پر حکمرانوں کا محاسبہ کریں اور انہیں نصیحت کریں کیونکہ خلافت میں حاکمیت اعلیٰ صرف اللہ سبحانہ وتعالی کے لیے خاص ہے اور خلیفہ کو اس بات کا کوئی حق حاصل نہیں ہوتا کہ وہ اللہ کے نازل کردہ قوانین کے علاوہ کوئی بھی دوسرا قانون نافذ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ﴾ ''اور جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کے ذریعے حکمرانی نہ کرے تو ایسے لوگ ہی فاسق ہیں'' (المائدہ: 47)۔

صرف خلافت ہی ہمیں کرپشن، بدحالی اور ذلت کی صورتحال سے نجات دلوائے گی۔ خلافت میں حکمران قوانین ایجاد نہیں کرتے بلکہ حکمران بھی عام شہریوں ہی کی طرح اللہ کے قوانین کی اتباع کرنے کے پابند ہوتے ہیں۔ خلافت میں والیوں (گورنروں) کو نامزد کرتے وقت ان کی ذاتی دولت کو شمار کیا جائے گا اور جب ان کی حکمرانی کی مدت کا خاتمہ ہوگا تو جو بھی دولت اصولی حساب سے زائد ہوگی اسے ضبط کر کے بیت المال میں جمع کر دیا جائے گا، جیسا کہ عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں کیا اور باقی صحابہؓ نے اس سے اتفاق کیا، کیونکہ حکمرانی کے دوران حکمران کی دولت میں بے پناہ اضافہ کرپشن کے ثبوت کے لیے کافی ہے۔ اسلام کے نظامِ معیشت کا نفاذ ہمیں بجلی، گیس، ڈیزل اور پیٹرول کی ناقابل برداشت مہنگائی کے عذاب سے نجات دلوائے گا۔ یہ اس لیے ممکن ہوگا کیونکہ نظامِ خلافت میں تیل، گیس اور توانائی کے وسائل جیسے عوامی اثاثوں کو کسی بھی صورت پرائیویٹ کمپنیوں کی ملکیت میں نہیں دیا جا سکتا اور نہ ہی حکمران انہیں سرکاری ملکیت بنا سکتا ہے بلکہ عوام ہی ان اثاثوں کے اصل مالک ہوتے ہیں اور ریاست صرف امت کی طرف سے دیے گئے اختیار کی بنا پر ان وسائل کے معاملات کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ لہٰذا ریاستِ خلافت کبھی بھی ان عوامی اثاثوں کو اپنے منافع کے لیے استعمال نہیں کرتی بلکہ وہ اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ ان عوامی اثاثوں سے پورا معاشرہ فائدہ اٹھائے۔ خلافت موجودہ نظام میں نافذ ظالمانہ ٹیکسوں اور غیر ملکی قرضوں سے نجات دلائے گی اور ایک نئے ٹیکس نظام کو متعارف کروائے گی جس میں غریب عوام پر ٹیکسوں کا کوئی بوجھ نہیں ہوتا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اتنے وسائل دستیاب ہوتے ہیں کہ جس سے امت کے معاملات کی نگہبانی کی جا سکے۔ اسلام کے نظام میں اللہ کا قانون ہی اس بات کا فیصلہ کرتا ہے کہ کون سا ٹیکس منصفانہ ہے اور کون اس کو ادا کرنے کی استعداد رکھتا ہے، جبکہ اسلام میں غریبوں پر ٹیکس لگانا حرام ہے۔ اسلام کا اپنا ایک منفرد محصولات کا نظام ہے جس میں عوامی اثاثوں، جیسے تیل، گیس، تانبہ، سونا وغیرہ سے حاصل ہونے والی آمدن، زراعت کے شعبہ سے حاصل ہونے والا عشر اور خراج اور صنعتی شعبے کی پیداوار پر لگنے والی زکوۃ وغیرہ شامل ہیں۔ اور جہاں تک خارجہ پالیسی کا تعلق ہے، تو خلافت مسلمانوں پر کفار کے غلبے کی جڑ ہی کاٹ دے گی اور وہ تمام حربی کفار سے تعلق توڑ لے گی، ان کے سفارت خانے، اڈے اور ان کی نجی عسکری تنظیموں کی رہائش گاہوں کو بند کر دے گی، اور ان کے کسی بھی فوجی اور سیاسی عہدیدار کے ریاستِ خلافت میں موجود رابطوں اور تعلقات کو کاٹ دے گی۔ ریاستِ خلافت کو طاقتور اور عزت دار بنانے کے لیے کفار کی طرف رجوع نہیں کیا جائے گا بلکہ خلافت مسلمان علاقوں کو یکجا کرنے کے لیے کام کرے گی تا کہ تمام مسلم علاقوں کو ضم کر کے ایک ریاست کی شکل دے سکے۔ خلافت غیر حربی کفار ممالک سے تعلقات استوار کرے گی تا کہ ان تک اسلام کی دعوت کو پہنچایا جا سکے اور مسلمانوں کے خلاف صف آرا کافر حربی ریاستوں کو تنہا کیا جائے۔ یہ اُن اقدامات میں سے چند ہیں جو حزب التحریر نے نفاذ کے لیے تیار کر رکھے ہیں، جنہیں اللہ کے اذن سے ریاستِ خلافت کے قیام کے فوراً بعد نافذ کیا جائے گا۔

ہم مسلمانوں پر لازم ہے کہ ہم اپنی تمام تر توانائی اپنی ریاست، اپنے نظامِ حکومت یعنی خلافت کے قیام کے لیے مختص کر دیں۔ ہم سب کو پوری دنیا میں موجود اپنے اُن بھائیوں اور بہنوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہونا چاہیے جو حزب التحریر میں موجود ہیں اور خلافت کے قیام کے لیے سنجیدگی سے مصروفِ عمل ہیں۔ ہمیں اپنی خاموشی کو توڑنا ہوگا اور اپنے امور کا خود مالک بننا ہوگا، نہ کہ ہم محض اپنی تباہی و بربادی کو کھڑے دیکھتے رہیں۔ اُٹھیں اور خلافت کی پکار کو ہر گلی، ہر محلے، ہر بازار اور ہر مسجد کی پکار بنا دیں۔

اے افواج پاکستان کے افسران! کیانی اور اس کا ساتھ دینے والے غدار ٹولے کے آقا امریکہ کا دماغ ماؤف ہو رہا ہے۔ وہ اسلام اور اس کی ریاست خلافت کی یقینی واپسی کو ٹالنے کی ہر ممکن مگر ناکام کوشش کر رہا ہے، خواہ یہ کوشش اس کرپٹ جمہوری نظام میں انتخابات کروانا ہو یا آپ کے درمیان موجود اُن افسران کے خلاف کاروائیاں کرنا ہو جو خلافت کا قیام چاہتے ہیں۔ امریکہ آپ سے خوفزدہ ہے کہ کہیں آپ سب سے پہلے پاکستان سے خلافت کا آغاز نہ کر دیں یا پھر آپ شام، مصر یا کسی اور مسلم ملک میں خلافت قائم ہونے پر پاکستان کو اس خلافت کا حصہ نہ بنا دیں۔ پس آپ امریکہ کی ان کوششوں کو ناکام بناتے ہوئے خلافت کے قیام کے لیے نصرۃ دے کر خود کو آج کا انصار ثابت کریں اور اس عزت وشرف کو حاصل کر لیں جو مدینے میں پہلی اسلامی ریاست قائم کرنے والے انصار کو حاصل ہوئی تھی۔ حزب التحریر کو نصرۃ فراہم کرو تا کہ امت اپنی ریاستِ خلافت کے قیام کے نتیجے میں کفار کے ہاتھوں اپنی اس طویل غلامی سے نجات پر خوشیاں منائے۔ ﴿وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ۝ بِنَصْرِ اللَّهِ يَنصُرُ مَن يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ﴾

''اس روز مسلمان شادمان ہوں گے، اللہ کی مدد پر۔ وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے۔ وہی غالب اور مہربان ہے'' (الروم: 4-5)

حزب التحریر
ولایہ پاکستان

15 صفر 1434
28 دسمبر 2012